السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا گھر میں اپنی بیوی سے جھگڑا ہوا، میں نے اپنی پھوپھی سے اس کا تذکرہ کیا تو اس نے کہا کہ تم اسے طلاق دے دو، میں اپنی لڑکی سے تیرا نکاح کر دیتی ہوں، انہوں نے خود طلاق نامہ لکھوایا اور اس پر میرے دستخط کرانے کے بعد اصل مجھے دے دی اور اس کی فوٹو کاپی اپنے پاس رکھ لی، جب میں واپس آیا تو سوچا کہ میری طرف سے یہ زیادتی ہے، میں نے اس تحریر کو پھاڑ کر پھینک دیا اور گھر میں بیوی خاوند کی حیثیت سے زندگی گزارتا رہا، پھر میرا نکاح پھوپھی زاد سے ہوگیا، کسی وجہ سے میرا اس سے جھگڑا ہوا تو انہوں نے چھ سال بعد طلاق نامہ کی فوٹو کاپی کے ذریعے مجھے خاندان میں بدنام کرنا شروع کر دیا ہے، اب مجھے بتایا جائے کہ اس پرانی فوٹو کاپی کی شرعاً حیثیت کیا ہے جبکہ اصل میں نے خود پھاڑ دی تھی اور اسے کالعدم قرار دے دیا تھا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں میری راہنمائی کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئولہ کے متعلق دو تین امور کی وضاحت کرنا ضروری ہے:

طلاق ہمارے معاشرے کا بہت نازک مسئلہ ہے لیکن ہم اس کے متعلق انتہائی غیر ذمہ دارو اقع ہوتے ہیں۔ طلاق کا انتہائی اقدام کرنے سے پہلے قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق تین چار اقدامات کرنا ہوتے ہیں لیکن ہم انہیں عمل میں لائے بغیر معمولی جھگڑے کو بنیاد بنا کر طلاق دے ڈالتے ہیں، جسے شریعت نے پسند نہیں کیا ہے۔ سائل کا گھر میں اپنی بیوی سے معمولی اختلاف ہوا، رد عمل کے طور پر فوراً طلاق تک نوبت پہنچ گئی۔

اپنی بیٹی یا بہن کے رشتہ کی پیشکش کرتے ہوئے پہلی بیوی کو طلاق دینے کا مطالبہ کرنا انتہائی گھٹیا حرکت ہے۔ حدیث میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ نکاح سے قبل اپنی (دینی) بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے اسے انڈیل دے اسے وہی کچھ ملے گا جو اس کے مقدر میں ہے۔'' [صحیح بخاری، النکاح: ۵۱۵۳]

یہ ایسی شرط ہے جس کا نکاح جیسے معاملات میں جواز نہیں ہے۔ صورت مسئولہ میں اس حدیث کی بھی خلاف ورزی کی گئی ہے۔

نکاح کے بعد طلاق دینا خاوند کا اختیار ہے اس کے لئے بیوی کو اطلاع دینا ضروری نہیں ہے۔ زبانی طلاق دینا یا تحریر کر دینا کافی ہے اس سے طلاق واقع ہو جاتی ہے، یعنی خاوند کو جو اللہ تعالیٰ نے بیوی کو تین طلاق دینے کا اختیار دیا ہے ایسا کرنے سے ایک اختیار استعمال کر بیٹھتا ہے۔ صورت مسئولہ میں خاوند نے ایک اختیار استعمال کر لیا ہے۔

طلاق کے بعد رجوع کا اختیار بھی خاوند کو حاصل ہے بشرطیکہ دوران عدت ہو، اس کے لئے بیوی کی رضامندی ضروری نہیں، صورت مسئولہ میں خاوند کا اپنی بیوی کے ساتھ تعلقات زن وشوئی قائم کرنا رجوع ہی کی ایک صورت ہے۔ طلاق نامہ کو اپنی مرضی سے پھاڑنا بھی رجوع ہے، اگر یہ واقعات حقیقت پر مبنی ہیں تو خاوند نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر اس سے رجوع کر لیا ہے، اس رجوع کے بعد اگر کسی دوسرے کے پاس اصل طلاق نامہ کی فوٹو کاپی ہے تو اس کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اسے استعمال کرنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ الغرض صورت مسئولہ میں ایک طلاق ہو چکی ہے اور اس سے رجوع بھی صحیح ہے۔ دوسری بیوی کے سسرال کا طلاق نامہ کی فوٹو کاپی استعمال کرنا اور رشتہ داروں میں اسے بدنام کرنا شرعاً ناجائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:300